سورہ روم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ ایت

نمبر(۳۱-۳۲)

وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِیۡنَ ○ مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِیَعًا كُلُّ حِزۡبٍ بِمَا لَدَیۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ○

ترجمہ: اورنہ ہوجانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

عیدالاضحیٰ

[10 ذی الحج 1431ھ بمطابق 17 نومبر 2010]

عنوان

ہم عید کیوں مناتے ہیں؟

زیراہتمام: شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اٹاری سروبہ لاہور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمد لِلّٰہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہٰذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بھتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

زیر نگرانی: محترم جاوید اختر جوہری صاحب

صدر جوہری ٹرسٹ و جامع مسجد محمدی

اب آپ خطبہ جمعۃ المبارک انٹرنیٹ پر بھی دیکھ سکتے ہیں:

www.Johritrust.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْ عَھْدَہٗ اَمَّا بَعْدُ۔

فَاَعُوْذُ بِا اللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّ جِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّ حِیْمِ○

یٰۤاَ یُّھَاالنَّاسُ قَدْجَآئَتْکُمْ مَّوْعِظَۃٌمِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَافِی الصُّدُوْرِہ وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْ مِنِیْنَ ○

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظَیْم

آج کے خطبه کا عنوان هم عید کیوں مناتے هیں۔دعا هے که الله رب العزت قرآن کے مطابق حق حق اور سچ سچ بیان کرنے کی توفیق عطا فرما ئے آمین

دنیا کی هر قوم کوئی نه کوئی تهوار مناتی هے ۔هم بهی سال کے مختلف دنوں میں بعض تیو هار مناتے هیں ۔لیکن اس عید کا تهوار وه هے جسے بطور جشن مسرت منانے کا حکم خود خدا نے دیا هے ۔اس سے اس تهوار کی اهمیت کا بخوبی اندازه لگایا جا سکتا هے ۔سوره یونس میں هے ۔

"اے نوع انسان تمهارے رب کی جانب سے ایك ضابطه قوانین نازل هوا هے جو انسان کی تمام نفسیاتی بیماریوں کا علاج اپنے اندر رکھا هے اور ان کیلئے جو اس کی صداقتوں پر یقین رکھیں سامان پرورش اور منزل انسانیت تك پهنچنے کی راه نمائی هے "(10/57)

اس کے بعد فرمایا :

اے رسول ﷺ !ان سے کهه دو که یه خدا کے فضل ورحمت سے هے که ایسا بے مثال ضابطه زندگی مل گیا هے ۔تم کیا اگر ساری دنیا کے انسان مل کر کوشش کرتے تو اس جیسا ضابطه نه مل سکتا ،لهذا تمهیں چاهئیے که ایسی قیمتی چیز کے اس طرح مفت مل جانے پر جشن مسرت مناؤ۔وه دولت کے انسان جو کچھ بهی جمع کرے یه اس سے زیاده قیمتی هے ۔(10/58)

توهم پرستی :

جب قرآن آیا اور اس نے اعلان کیا که خدا کے اس رسول ؐ کے ظهور کا مقصد یه هے که یه ان تمام زنجیروں کو توڑ دے گا جس میں انسان جکڑا چلاآرها هے ۔یه اس کے سر سے ان بوجهل سلوں کو اتار پهینکے گا جن کے بوجھ سے یه کچلا جا رها هے (7/157)

ان زنجیروں‌میں سب سے پهلی زنجیر اس کی توهم پرستی کی تهی جس کی رو سے یه خارجی کائنات کی هر قوت سے ڈرتا تها۔بادل گرجا اور یه سهم گیا ۔بجلی کڑکی اور یه دبك کر بیٹه گیا ۔پهاڑسامنے آیا تو اس کی هیبت سے لرز اٹها ۔ان قوتوں کے خطرات سے بچنے کیلئے ان کے ذهن میں ایك هی طریق آسکتا تها اور وه یه که ان قوتوں کو خدا تسلیم کر لیا جائے ،ان کے سامنے جهکا جائے ،ان کی پرستش کی جائے ،ان کے حضور قربانیاں دے کر انهیں خوش کرنے کی کوشش کی جائے ۔

مقامِ آدمیت :

خارجی قوتوں کے مقابله میں یه تها وه مقام جو انسان نے اپنے لئے تجویز کر رکها تها ۔قرآن آیا اور اس نے کها که تم ان سے ڈرتے هو ؟حالانکه کیفیت یه هے که ۔کائنات کی پستیوں‌اور بلندیوں میں جو کچه اسے خدا نے تمهارے فائدے کیلئے قوانین کی زنجیروں میں جکڑ رکها هے (45/12-13)اگر تم ذرا غور وفکر سے کام لو تو یه حقیقت واضح هوجائے که ان کا مقام کیا هے اور تمهارا مقام کیا هے ۔یه سب خادم هیں اور انسان ان کا مخدوم ۔یه سب قوانین خدا وندی کی تابع زندگی بسر کرنے پر مجبور هیں اور انسان کو ان قوانین کا علم دے دیا گیا هے ۔جوں‌جوں تم ان قوانین کا علم حاصل کرتے جاؤ گے یه قوتیں تمهارے سامنے جهکتی جائیں گی ۔

سنت الله:

یه قوانین جن کے مطابق یه بڑی بڑی قوتیں مصروف عمل هیں ،اٹل هیں ،نابدلنے والے قوانین هیں ۔اس لئے تمهیں اس کا خدشه نهیں هونا چاهیے که نا معلوم کسی وقت یه قانون بدل جائے اور یه قوتیں میرے قابو سے نکل جائیں ۔یهاں‌پر هر بات قانون کے مطابق هوتی هے ،قانون کے مطابق هوتی رهے گی اور ان قوانین میں کبهی بهی تبدیلی نهیں آئے گی (33/62)یه تها وه آئینه جس میں قرآن نے انسان کو اس کی حقیقی شکل دکهائی وه ایك هی جست میں مسجود ملائك اور مخدوم کائنات بن گیا۔انسان کیلئے مجبور محض اشیائے کائنات کو مسخر کر لینا پهر بهی آسان تها ،مشکل مرحله وه تها جهاں انسان دوسرے انسان کے ظلم کی زنجیروں‌میں جکڑا هوا تها ۔یه زنجیر انسانی حکمرانی کی تهی اور اس خوئے غلامی میں اسے اس قدر پخته کردیا گیا تها که وه انسانوں کی محکومیت کو اپنی فطرت کا تقاضا اور ان کا پیدائشی حق سمجهنے لگ گیا تها ۔

حق حکومت:

قرآن کریم آیا اور ا س نے اعلان کیا کہ ۔ کسی انسان کو اس کا حق حاصل نہیں ،خواہ خدا نے اسے کتاب ،حکومت حتیٰ کہ نبوت بھی کیوں نہ دی ہو ،کہ وہ دوسرے انسانوں سے کہے کہ تم خدا سے ورے میری محکومی اختیار کرو۔وہ تو یہی کہے گا کہ تم ربانی بنواور اس کا طریقہ یہ ہے کہ تم اس کتابِ خداوندی کی اطاعت کرو جسے تم پڑتے پڑھاتے رہتے ہو (3/78-79)۔آپ نے دیکھا کہ قرآن کریم کے اس اعلان نے انسان کو اس طرح ہر قسم کی انسانی غلامی سے نجات دلا کر اسے ایك خدا کی محکومیت کی دعوت دی ۔قرآن کریم کی ساری تعلیم اس بنیادی نقطہ کی شرح ہے کہ ۔اطاعت صرف قوانین خداوندی کی کرو ،ان کے علاوہ کسی انسان کی اطاعت مت کرو (12/40)انسان کا تخلیقی مقصد یہ ہے کہ وہ صرف قوانین خداوندی کی محکومیت کرے اور اگر اس نے اس کے علاوہ کسی اور کی محکومی اختیار کی تو یہ اس کی تخلیق کے مقصد کے خلاف ہوگا۔یہ تو تھا ملوکیت کا ظلم جو ایك انسان کو دوسرے انسان کے سامنے جھکنے پر کرتا ہے لیکن یہ جھکنا انسان کے بدن کا تھا وہ چاھتا تو اپنے دلودماغ کو اسے آگاہ رکھ سکتا تھا لیکن اسے آگے انسان کے جھکنے کا وہ مقام آتا ہے جس میں اس کے دلودماغ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے ۔

منشور آزادی:

انسان کو انسان کے آگے جھکانے کی ایك مؤثر تدبیر یہ تھی کہ اسے روٹی کا محتاج بنا دیا جائے اور اس طرح اسے بھوکا رکھ کر اس سے اپنا حکم منوالیا جائے ۔قرآن کریم نے واضح الفاظ میں اعلان کر دیا کہ رزق کے معاملے میں کوئی انسان دوسرے انسان کا محتاج نہیں ہے ،ہم تمام افراد کے رزق کے ذمہ دار ھیں ،ان کے بھی اور ان کی اولاد کے بھی ۔ھم ایك ایسا معاشرہ قائم کرنے کی ھدایت کرتے ھیں جس میں رزق کے سر چشمے انسانوں کی ملکیت میں رھنے کے بجائے تمام افراد معاشرہ کی ضروریات زندگی مھیا کرنے کا ذریعہ بنیں اور کوئی کسی کا محتاج ومحکوم نہ ہو(17/31)یہ تھے وہ تصورات جو قرآن نے دئیے اور اس طرح انسانوں کو ان کے صحیح مقام سے آگاہ کیا (17/70)اور ان سے کھہ دیا کہ اگرتم قرآنی قوانین پر کاربند ہوگے تو تمھیں ایك ایسا معاشرہ میسر آجائے گا جس میں کیفیت یہ ہوگی کہ تمھیں نہ کسی قسم کا خطرہ ہوگا نہ خوف وحزن (2/37-38)بلکہ ہر طرح کا اطمینان اور ہر طرح کی سلامتی میسر ہوگی ۔

مساوات انسانی :

اس میں ہر انسانی بچے کو زندگی کی دوڑ میں مقابلے کیلئے ایك جیسا میدان ملے گا ۔نہ کسی سے بے جا رعایت ہوگی نہ کسی کے راستے میں رکاوٹ آئے گی ۔جس کا جی چاهے اپنی محنت سے آگے بڑھ جائے ،جس کا جی چاهے اپنی بے عملی سے پیچھے رہ جائے ۔یہاں ہر فیصلہ انسان کے جوہر ذاتی اور عمل مسلسل کے مطابق ہوگا (99/7-8)یہ نہ ہوگا کہ بڑے باپ کا بیٹا سونے کا چمچہ منہ میں لے کر پیدا ہو اور غریب کا بیٹا ابتدائی تعلیم تك بھی نہ حاصل کرسکے کیونکہ اس کے باپ کے پاس اسے سکول میں داخل کروانے کیلئے پیسے نہیں تھے ۔یہ پیدائشی تفریق برهمن کی خود ساختہ زنجیریں تھیں جن میں وہ شودر کو جکڑے رکھتا تھا ۔قرآن کریم نے انسان کو ان تمام زنجیروں سے آزاد کیا ۔یہ تھا وہ مقصد جس کیلئے نوع انسان کو قرآن دیا گیا اور اسے کہا گیا تھا کہ ایسے منشور حریت وآزادی کے عطا ہونے پر جشن مناؤ۔آج چونکہ عید کا دن هے اس دن همیں عزم کرنا ہوگا کہ هم انشاء الله اپنے ملك سے تمام فسادات کو ختم کرنے میں اپنا کردار ادا کریں گے ۔یہ معاشرہ ظلم کا معاشرہ بن چکا هے ہر طرف خود غرضی هے، بھوك هے، تنگ دستی هے ،غربت هے،افلاس هے ،بے سکونی هے ،معاشرہ بے چینی کا شکار هے یہ سب کچھ کیوںهے ؟اس لئے کہ معاشرہ قرآنی نہیں هے اس معاشرہ کو قرآنی بنانا هے جب معاشرہ قرآنی بن جائیگا تو کیا ہوگا ؟

(۱)قرآنی معاشرہ میں ہر شخص کی عزت بلا تمیز قوم ،رنگ ،نسل،پیشہ،محض اس کے انسان ہونے کی جہت سے ہوگی ۔کسی کو پست یا ذلیل نہیں سمجھا جائے گا ۔برتری کا معیار یہ ہوگا کہ کوئی شخص اپنے فرئض کی بجا آوری میں کس قدر محنت اور دیانت سے کام لیتا هے اور نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کی خاطر کیا کرتا هے ۔

(۲) کوئی شخص بے کس ولاچار اور بے یارو مدد گار نہیں ہوگا ۔ہر ایك کی بات سنی جائے گی ،اور تکلیف رفع کی جائے گی ۔ہر شخص کو انصاف ملے گا اور بغیر کچھ خرچ کئے ملے گا ۔کوئی صاحب اثر انصاف کے پلڑے کو اپنی طرف نہیں جھکا سکے گا ۔

(۳) کوئی فرد بھوکا ننگا یا بے گھر نہیں رهے گا ۔تمام افراد کیلئے خوراك ،لباس اور مکان کا انتظام کرنا معاشرہ کا ذمہ ہوگا ۔یعنی قرآنی معاشرہ ہر شخص کی اور اس کی اولاد کی ضروریات زندگی بہم پہنچانے کا ذمہ دار ہوگا ۔

(٤)معاشرہ کی یہ بھی ذمہ داری ہوگی کہ ہر شخص کی تعلیم وتربیت کا پورا پورا انتظام کرے جس سے انسان کی صلاحیتوں کی نشوونما ہو۔بالفاظ دیگر معاشرہ کا وجود فرد کی ذات کی تکمیل کیلئے ہوگا۔

(٥) ہر شخص اپنی پوری استعدادومحنت سے کام کرے گا ۔صرف وہ افراد کام نہیں کریں گے ،جو کسی وجہ سے کام کرنے سے معذور ہوگئے ہوں ،یہ نہیں ہوگا کہ کچھ لوگ تو محنت کرتے کرتے ہلکان ہوجائیں اور باقی لوگ ان کی کمائی پر مفت میں عیش اڑائیں ۔

(٦)ہر شخص اپنی محنت کے ماحصل میں سے اپنے لئے صرف اتنا رکھے گا جس سے اس کی مناسب ضروریات پوری ہوں ۔باقی اپنے دل کی رضا مندی سے حاجت مندوں کی ضروریات کیلئے کھلا رکھے گا بلکہ عند الضرورت دوسروں کو اپنے آپ پر ترجیح دے گا کیونکہ انسانی ذات کی نشوونما کا یھی طریق ہے ۔

(٧)رزق کے سر چشمے (خواہ وہ زمین کی شکل میں ہوں یا کارخانوں کی صورت میں)قرآنی معاشرہ کی تحویل میں رھیں گے تاکہ وہ افراد معاشرہ کی پرورش کے کام آئیں ۔جب افراد کی ضرویات زندگی کی ذمہ داری معاشرہ کے سر ہوگی اور رزق کے سر چشمے حاجت مندوں کیلئے کھلے رھیں گے تو کسی کیلئے دولت سمیٹ کر جمع کرنے اور جائیدادیں بنانے کا سوال ھی پیدا نہیں ہوگا۔

(٨)ہر معاملہ کا فیصلہ خدا کے احکام (قرآن کریم)کے مطابق ہوگا نہ کہ کسی خاص گروہ یا طبقہ کی مرضی کے مطابق(اس معاشرہ میں گروہوں،لیڈروں‌اور پارٹیوں کا وجود ھی نہ ہوگا)اس لئے اس میں نہ کسی قسم کا جور ہوگا نہ استبداد،نہ ظلم ہوگا نہ زیادتی ۔اسے نظام خداوندی یا قرآنی نظام معاشرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے ۔

(٩)ہر شخص کھل کر بات کریگا ۔اس کے دل میں نہ کسی طرف سے نقصان پہنچنے کا ڈر ہوگا نہ کسی کو نقصان پہنچانے کاخیال ۔ایک دوسرے پر اعتماد اور بھروسہ ہوگا اور فریب کی گنجائش نہیں ہوگی ۔اس طرح گھروں کے اندر سکون اور معاشرہ کے اندر اطمینان ہوگا۔

(١٠)یہ سب کچھ اس لئے ممکن ہوگا کہ ہر شخص قوانین خداوندی کے محکم اور مکافات عمل کے برحق ہونے پر یقین رکھے گا ۔یہ نظام قائم ھی ان بنیادوں پر ہوگا ۔اس میں قرآن کریم کی مستقل اقدار عملاً نافذ ہوں گی۔

کیا آپ نے کبھی سوچا ھے ؟

جب ھم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقه میں تقسیم نه تھے تب قرطبه پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیه بھی مسلمانوں کی پھچان تھی تعلیمی درس گاھیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ھر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ھم نے صوبائیت ،لسانیت کو اپنایا اور فرقه بندی کو اپنی پھچان بنایا تب سے ھم ھر شعبه میں زوال کا شکار ھیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جارھی ھے آئیے ھم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پھچان بطور مسلمان کروائیں تاکه الله کی رحمتوں کا نزول ھو گم شده علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفته بحال ھو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینه منوره کی پھلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں الله تعالیٰ سے دعا ھے که الله ھم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

اٰمین

اب آپ خطبه جمعة المبارك انٹر نیٹ پربھی دیکھ سکتے ہیں:

www.Johritrust.org